

نصحتوں کے پچاس پھول

٥٠ زهرة من حقل النصح للمرأة المسلمة



تأليف : فضيلة الشيخ عبدالعزيز بن عبدالله المقبل
ترجمة وترتيب : شيخ فضل الرحمن عنایت الله

نیحتوں کے چھاپ پھول

تألیف:

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ السعید

ترجمہ و ترتیب

شیخ فضل الرحمن عنایت اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ الْحُكْمُ

اے مسلمان بہن! سن

ایک متقی نیک صالحہ ہمیشہ خیر کی بات کرنے والی عورت، اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہ رہنے والی، کوئی فضول بات زبان سے نہ نکالنے والی، جہنم کا کبھی ذکر آجائے تو اس کی سختیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں عاجزی و اعساری کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر اس سے پناہ مانگنے والی، جنت کا ذکر آجائے تو اس کے حصول کے شوق میں ہاتھ پھیلا کر گزگڑاتے ہوئے اس کا اہل بننے کی اللہ سے التجا کرنے والی، ایسی عورت جو کہ لوگوں سے محبت کرنیوالی اور لوگ اس سے محبت کرنیوالے لوگوں سے الفت کرنے والی اور لوگ اس سے الفت کرنے والے، اچانک ایک روز اپنی ران میں شدید درد محسوس کرنے لگی، علاج کے طور پر گھریلو علاج اور گرم پانی سے سینک وغیرہ کے ذرائع بروئے کار لائے گئے لیکن درد میں کمی نہ آسکی، بعد ازاں بہت سے

ہسپتا لوں کے چکر بھی لگانے پڑے لیکن درد میں کمی نہ آسکی، اطباء کے مشورہ کے بعد اسے خادوند کے ساتھ لندن کے ایک معروف ہسپتال لے جایا گیا، ابتدائی طبی علاج کے بعد وہاں بہت سے ٹیکٹ لئے گئے، جن سے ظاہر ہوا کہ اس کی ران کا مقام درد کینسر کا شکار ہو چکا ہے جس کی وجہ سے اس کے خون میں تعفن اور بدبو پیدا ہو چکی ہے۔

اسپیشلٹ اطباء کے کافی سوچ و بچار کے بعد فیصلہ ہوا کہ اسکی ران کو ٹانگ کے سرے سے کاٹ دیا جائے ورنہ بیماری سارے بدن میں پھیل جانے کا اندر یشہ ہے۔

اب اس اللہ کی بندی کو آپریشن روم میں چت لٹا دیا گیا، اللہ کے فیصلے اور قضاۓ و قدر کے سامنے وہ بے بس ہے لیکن اللہ کے ذکر سے غافل نہیں، اپنی عاجزی و افساری اسی کے سامنے پیش کر رہی ہے لیکن پھر بھی اس کی زبان ذکر الہی سے رکی نہیں۔ یہ ٹانگ کاٹ دینے والا معاملہ کوئی معمولی کام نہیں، ٹانگ کو کاشنا ہی ہے اور جسم کے ایک حصہ کو معذور کرنا ہی پڑے گا۔

اطباء کی جماعت نے مقررہ وقت پر آپریشن کی تیاری کر لی، ٹانگ کاٹنے کا نشان لگا دیا گیا اور مشین کے کٹر میں بلیڈ رکھ دیا، سب اطباء کی موجودگی میں ایک انجانے خوف و ہراس کے عالم میں مشین کو چلا دیا گیا لیکن مشین کے حرکت کرنے میں کچھ خرابی پیدا ہوئی،

بلیڈ فور اٹوٹ گیا اور مشین کی پاور بند کر دی گئی۔

بلیڈ تبدیل کر کے پھر دوبارہ مشین چلانی گئی، بلیڈ پھر ٹوٹ گیا۔

اطباء حیرانگی کی حالت میں پھر فیصلہ کرتے ہیں کہ بلیڈ بدل لاجائے، اللہ کا حکم ہی نہ ہو تو بلیڈ کیسے کاٹ سکتا ہے، بلیڈ تبدیل کیا گیا تیسری مرتبہ بلیڈ..... پھر ایسا ٹوٹا کہ اطباء کے حوصلے بھی ٹوٹ گئے

کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ وہی ٹانگ جسے کاٹنے کیلئے پورے حربے استعمال کئے گئے اب وہی تمام اطباء پریشانی کی حالت میں علیحدہ ہو کر مشورہ کر رہے ہیں کہ اب اس زخم کو نشتر سے کھول کر جراحی کا عمل کر لیا جائے جو شاید اس کیلئے مفید ہو۔

عمل جراحی کیا گیا، درد کی جگہ کو نشتر سے کھولا گیا توران سے گلا، سڑا،

بد بودار ایک روئی کا نکڑا ملا جس نے سارے بدن اور خون کو متناش کر کھا تھا۔ روئی کے بد بودار نکڑے کو نکال دیا گیا اور زخم بند کر دیا گیا۔

وہ ”درد“ جس نے سارے جسم کو تکلیف دے رکھی تھی، دن رات کے آرام کو ختم کر رکھا تھا اور وہ درد جس کی بناء پر ٹانگ کاٹی جا رہی تھی، اللہ کے حکم سے نہ ٹانگ کاٹی گئی اور نہ درد ہی باقی رہا۔

عورت محسوس کر رہی ہے کہ درد نہیں رہا اور اللہ کے حکم سے ٹانگ کٹنے سے فتح گئی، ڈاکٹر صاحبان جنکے چہروں سے تعجب کے آثار بھی تک زائل نہیں ہوئے آپس میں محو گفتگو ہیں اور اسکے خاوند سے پوچھتے ہیں کہ کیا کبھی اس کی ران کا آپریشن ہوا تھا؟

خاوند کے بتانے پر معلوم ہوا کہ کافی عرصہ قبل ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں میری بیوی کی اسی ٹانگ پر چوت آئی تھی جس کا وقتی طور پر علاج کر دیا گیا لیکن بعد میں نہ کبھی احساس ہوا اور نہ کبھی درد۔

قصہ سننے کے بعد سب کی زبان سے یہی بات نکلی کہ اللہ سبحان، و تعالیٰ کی خاص عنایت کا یہ سارا نتیجہ ہے کہ ٹانگ محفوظ رہی۔ (الحمد لله)

عورت کی خوشی کی انتہاء نہ رہی، خطرات کے سارے بادل چھٹ گئے، اسے احساس ہو گیا کہ اب مجھے اطباء کے کہنے کے مطابق ایک ناگ پر نہیں چلنا پڑے گا۔ اس کی خوشی، اللہ کی مہربانی اور رب کریم کی رحمت خاص کے راگ آلا پر رہی تھی اور اسے یقین کامل تھا کہ اللہ کی رحمت میرے قریب تھی جسے میں دورانِ تکلیف بھی محسوس کرتی رہی۔

اے میری مسلمان بہن!

اس عورت کی مثال اللہ کے اولیاء (جن کی گنتی ناممکن ہے) کی مثالوں میں سے ایک مثال ہے جنہوں نے اللہ کے احکام کی پابندی کی، دوسروں کی رضا چھوڑ کر اللہ کی رضا چاہی، اسی کی محبت کو اپنے دلوں میں بسایا اور صبح و شام اسی کے نام کے گیت گاتے ہوئے جن کی زبانیں نہیں تھکتیں بلکہ مزید لذت محسوس کرتی ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے اوامر بڑے شوق سے قبول کرتے اور بڑی محبت سے ان پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ بھی پھر انہیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا بلکہ ان کی مدد کرتا ہے، انہیں قوت عطا کرتا ہے، انہیں

اپنی رضا سے نوازتے ہوئے جنتوں میں داخل کر دیتا ہے۔
اے میری مسلمان بہن!

اس دنیا میں انسان اپنی اس عارضی قوت اور زوال پذیری مال و دولت پر فخر کئے بیٹھا ہے، وہ اپنے آپ کو سمجھتا ہے کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ باعزم اور باوقار ہے، لوگوں کو باتوں کے ذریعے سب سے بہتر قائل کر سکتا ہے، سب سے زیادہ ہاتھ پاؤں مار سکتا ہے، بڑے مضبوط دلائل کا مالک ہے، اسکے بڑے دوست و احباب اور بڑے حواری ہیں، اسے کسی چیز کی ہتھی جی نہیں۔

لیکن نادان! اسے کیا معلوم کہ جب زمانے کی ہوا مصیبتوں لے کر آتی ہے تو اسے بھی پہنچ کر رہتی ہیں اور ہو سکتا ہے اس کی سہولتیں اسی کیلئے مصائب کی آخری کڑی ثابت ہوں، اسکی سربراہی چلی جائے، اسکی عزت ختم ہو جائے اور وقار خیر باد ہوتا نظر آئے اور وہ اس پچے کی طرح بے سہارا ہو جائے جو اپنے باپ کی جلاش میں دوڑتا پھرتا ہے، لوگوں کی مدد کا طالب ہو، بدحالی کے ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ لوگوں سے رحم و

کرم کی بھیک مانگنے والا بن جائے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ انسان جو اپنے خالق حقیقی سے روگردانی کرنے والا ہے، اللہ کے طرف نہیں آنے والا، جو اللہ سے تعلق بنا کر نہیں رکھنے والا اور اسی رب کو اپنا بخدا و ماوی نہیں سمجھنے والا، وہ حیوان بن جاتا ہے۔

جو اپنی مرضی، اپنی طبیعت اور اپنی خواہش کی مان کر چلتا ہے، اپنی ذات کو ہی پسند کرتا ہے، جو ہر وقت فائدہ ڈھونڈنے کے چکروں میں رہتا ہے، وہ اس سچے مسلمان کے بالکل برعکس ہے جو اپنے دین کے مطابق عمل کرتا ہے، لوگوں کیلئے بھلائی کا طالب اور برائی کو ناپسند کرتا ہے، غریب لوگوں کی مدد کیلئے ہر وقت کمر بستہ، فقیر و نادر اور محتاجوں کی حاجات کو پورا کرنے کیلئے شب و روز تیار رہتا ہے۔ اے مسلمان بہن!

مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو امتیاز کا رتبہ تب ملتا ہے جب وہ اللہ کی ذات سے تعلق بنا کر رکھتا ہے، اپنی زندگی شریعت

مطہرہ کے مطابق گزارتا ہے اور جن کو اس کی بات پر عمل کرنے میں راحت اور سکون قلب نصیب ہوتا ہے۔

آپ جب کبھی بھی انہیں دیکھیں گے انکے چہروں پر بشاشت اور مسکراہٹ ہی نظر آئے گی۔ خواہ ان کے حالات کتنے ہی نامساعد اور مشکلات سے دوچار ہی کیوں نہ ہوں۔

لیکن وہ جانتے ہیں کہ جو مصیبت ان کو پہنچی ہے وہ رکنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ آنے والی نہ تھی، وہ کسی پسندیدہ چیز کے نہ ملنے کا کبھی بھی افسوس نہیں کرتے اور نہ کبھی ناپسندیدہ چیز کے پہنچ جانے کو بوجھ اور مصیبت سمجھتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پسندیدہ چیز مل جانے کے بعد ندامت، شرمندگی اور خسارہ ہو جاتا ہے اور کبھی ناپسندیدہ چیز کے ملنے پر بھلائی، خوشی اور فائدہ میسر آ جاتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں کتنے ہی اچھے انداز میں اس نادان انسان کو سمجھانے کیلئے بیان فرمایا۔

﴿عَسَىٰ أَن تَكُرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا﴾

وَهُوَ شَرُّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾

”ممکن ہے تم کسی چیز کو برا جانو دراصل وہی تمہارے لئے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھا جانتے ہو حالانکہ وہ تمہاری لئے بری ہو،“ (سورۃ البقرۃ: آیت نمبر: 216)

انہیں دنیا کی چمک دک، زیب و زینت، بناؤٹ اور سجاوٹ، فخر و غرور اور تکبیر میں نہیں ڈلتی، لیکن جو مقدر میں لکھا جا چکا ہے وہ انہیں چھوڑ بھی نہیں سکتے۔ قرآن کریم میں فرمان الہی ہے۔

﴿وَابْتَغِ فِيمَا آتاكَ اللَّهُ الدَّارُ الْأَنْهِرَةَ وَلَا تَسْرَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾
”اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھا اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول،“ (القصص، آیت: 77) یعنی آخرت کیلئے بھی کرو اور دنیا کیلئے بھی۔

دنیاوی زندگی پر بھروسہ نہ ہونے کا علم رکھتے ہوئے اور ماحول و معاشرہ اور وقت کے مصائب اور تکالیف کو ملاحظہ رکھتے ہوئے یہ کسی انسان کیلئے مناسب نہیں کہ وہ غصہ میں آ کر آپ سے باہر ہو جائے یا کسی چیز کے نہ

ملنے پر افسوس کرے کیونکہ یہ دنیا اس آخری گھر ("دارالقرار" جو ہمیشگی والا اور ابدی گھر ہے) کے برائیں ہو سکتا ہے کہ جہاں ہر قسم کی ایسی نعمتیں موجود ہیں "مَالًا عَيْنٌ رَأَثٌ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَثٌ وَلَا خَطَرٌ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٌ" جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کسی سچے مسلمان کے دل میں کھلکھلیں۔

اے مسلمان بہن! یاد رکھ! دنیاوی زندگی اگر رکاوٹوں سے خالی اور مصائب و مشکلات سے پاک بھی ہو جائے (جو ہے تو ناممکن) لیکن لیکن صرف موت کا تذکرہ کر دینا ہی اسکی مٹھاس بھری لذتوں کو کڑواہٹ اور کثرت کو قلت میں تبدیل کر دیتا ہے۔

انسان تو چاہتا ہے کہ میری زندگی بہت لمبی ہو۔ کسی قسم کی مصیبت، کوئی پریشانی، کوئی یہماری وغیرہ نہ آئے، لیکن دستور دنیا ہے کہ ایک مصیبت اگر ختم ہوتی ہے تو دوسری آن گھیرتی ہے۔ اقرباء اور رشتہ داروں کی موت ابھی بھول نہیں پاتی کہ دوست احباب میں سے کسی کی موت کا پیغام مل جاتا ہے۔ جسم سے ایک درد ختم ہوتا ہے تو دوسرا کپڑ لیتا ہے،

اور پھر کبھی انسان کے دل کی دھڑکن کھانے پینے کی تبدیلی سے بڑھ جاتی ہے جس سے انسان کو اگر موت یاد آجائے تو گھبرا جاتا ہے، اس کا مرض مزید بڑھ جانے کی وجہ سے خوف و ہراس طاری ہو جاتا ہے گویا کہ اس کا یہ خوف موت کے آنے میں رکاوٹ بن جائے گا یا اس سے اسے دور لے جائے گا۔ آنے والا دن اللہ ہی جانتا ہے۔

لیکن آہ: انسان کی کمزوری: کتنی ہی حقیر اور کتنی ہی بے سرو سامان ہے آپ جب اسے جوانی میں دیکھتے ہیں مکمل طور پر زندگی کے ہر شعبہ سے گزرنے والا، ہشاش بشاش رہنے اور بھرے جسم سے لطف اندوں ہونے والا اور کبھی اپنی جوانی کے عروج پر بھی نہیں پہنچ پاتا کہ چہرے پر بڑھاپے کے آثار، کمر میں خم، جسم میں کمزوری اور کام میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ آپ جسے دیکھا کرتے کہ مالدار تھا، غنی تھا، محلوں میں رہنے والا، گاڑیوں اور جہازوں کے بغیر سفر نہ کرنے والا، قالینوں پر جس کا امتحنا بیٹھنا تھا وقت نے کروٹ بدلتی تو اسے وہاں رہنے کو جگہ ملی جہاں کبھی رہنا پسند نہ کرتا تھا، سواری وہ ملی جس پر بیٹھنا اپنے لئے ہٹک

سمجھتا، لباس وہ نصیب ہوا جو بھی وہ ملازموں کیلئے بھی مناسب نہ سمجھتا، غرضیکہ حالات زندگی بالکل بدل جاتے ہیں، امیری سے غربی اور خوشحالی سے بدحالی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

لیکن حیاتی زندگی کا مزہ اس کا حسن و جمال اس کی ترقی و کمال اس وقت تک حاصل نہیں کیا جا سکتا جب تک اللہ ﷺ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت نہ ہو جس کا انسان کو مکلف بنایا گیا ہے۔ کہ وہ اسے ہی مضبوطی سے پکڑ کر اس پر عمل کرے، اسے ہی اپنا منج اور اصول زندگی بنالے تاکہ اس پر عمل کر کے اپنے ضمیر کو مطمئن کر سکے،

بغیر کسی دشواری، بغیر کسی تأمل اور سوچ و بچار کے، ٹھنڈے دماغ سے، خوشی خوشی اپنا وقت بسر کرے، جس نے اسپر ظلم کیا اس سے درگزر کر دے جس نے اس کیلئے برا اور غلط سوچا اسے معاف کر دے، چھوٹے پر رحم اور بڑے کی عزت کرے، لوگوں کی خدمت میں پیش پیش رہنا اسے اچھا لگے، ہر چھوٹے بڑے کا کام بغیر کسی لائق و طمع کے اللہ کو راضی کرنے کیلئے کرے، جب اس پر کوئی مصیبت آجائے تو صبر کرے۔

ایسے انسان کو جب موت آتی ہے تو اس دنیا کے مصائب سے بالکل
پاک صاف ہو کر جنتِ الخلود کی طرف چلا جاتا ہے۔
اے میری بہن!

یہ صفحات چند نیحتوں کا ایک مجموعہ ہے جو آپ کیلئے پیش کیا
گیا ہے۔ جو وقت گذر چکا ہے اس پر نادم ہوتے ہوئے آئندہ زندگی کو
ان پر عمل کر کے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اللہ کے حکم سے زندگی شقاوت
سے راحت میں، بد بختنی سے خوش بختنی میں تبدیل ہو جائے گی بلکہ آپ
اپنی زندگی کا مزہ ہی پہلے سے مختلف پائیں گی۔
یہ چند ارشادات صرف اصلاح اور طلب اجر کیلئے تحریر کئے گئے اور اس
کے ساتھ ہی نیحتوں کے پھول آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں
اللہ تعالیٰ ان پر عمل کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

مؤلف

زیادہ باتیں کرنا

اے مسلمان بہن!

۱۔ فضول اور زیادہ باتیں کرنے سے فج جا!

﴿لَا خَيْرٌ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ
مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾

(پارہ نمبر: 5، سورۃ النساء، آیت نمبر: 114)

ترجمہ: لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر ویشتر کوئی بھلانی نہیں ہوتی۔
ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کرے یا کسی نیک کام کی تلقین
کرے یا لوگوں میں صلح کرانے کیلئے (مشورہ وغیرہ کر لے)

اور اے بہن! تجھے علم ہوتا چاہئے! کہ تیری ہربات کو لکھنے والے اور
اسے نوٹ کرنے والے ہر وقت موجود ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ * مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ
رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (پارہ: 26، سورۃ: ق، آیات: 17، 18)

ترجمہ: ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔

”تم جوبات بھی منہ سے نکالتے ہو، اس پنگران موجود ہے۔“

بہتر ہے کہ جوبات کریں بڑی مختصر، بامعنی اور بامقصود ہو اور جوبات منہ سے نکالیں سوچ سمجھ کر نکالیں!

۔۔۔ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرا!

کوشش یہ کریں کہ ہر روز قرآن کی تلاوت کی جائے، قرآن پڑھنا آپ کا روزانہ کا معمول بن جانا چاہئے، اور یہ بھی کوشش کریں کہ حسب استطاعت جتنا ہو سکے زبانی حفظ کیا جائے تاکہ قیامت کے روز اجر عظیم، اعلیٰ درجات اور بہترین مقام سے نواز جائے۔

صحابی رسول جناب عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

((يَقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِلْ كَمَا كُنْتُ تُرَتِلْ فِي الدُّنْيَا فَإِنْ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرُؤُهَا)) صاحب قرآن کو کہا جائے گا کہ (ٹھہر ٹھہر کر) ترتیل سے پڑھتا جا اور چڑھتا جا! اور اسی

طرح قرآن کی تلاوت کرتا جائیسے دنیا میں (ٹھہر ٹھہر کر) کیا کرتا تھا
تیری منزل وہاں ہوگی جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ہوگی۔

(ابوداؤد: 1464)

3۔ جو سنا وہ بیان کرنا:

یہ اچھی بات نہیں کہ جو آپ سینیں اسے آگے بیان کریں ہو سکتا ہے اس
میں کچھ جھوٹ کی ملاوت ہو۔

صحابی رسول ﷺ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَفَىٰ بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُتَحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))

آدمی کیلئے یہی جھوٹ کافی ہے کہ ہر سی بات کو بیان کرے۔

(صحیح الجامع الصغیر: 4482)

۔ بڑائی بیان کرنے سے فوج جا!

فخر یہ کلمات اور بڑائی بیان کرنا یعنی جو چیز آپ کے پاس نہیں اس کا اپنی
ملکیت ظاہر کرنا، اپنی ذات کو اونچا دکھانے اور لوگوں کی نظر وہ میں بڑا

بننے کیلئے کوئی الفاظ استعمال نہ کریں!

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں

[أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْأَنْبَيْتَ أَقُولُ إِنَّ رَوْجِيْنِيْ

أَعْطَانِيْ مَالَمْ يُعْطِنِيْ ؟] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

((الْمُتَشَبِّعُ بِمَالَمْ يُعْطَ ، كَلَّا بِسِئْئَيْ رُؤْفِرِ))

(بخاری: 5219، مسلم: 5705)

ایک عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں کسی کو بتاؤں کہ یہ چیز میرے خاوند نے دی ہے جبکہ اس نے نبی دی ہوتی تو کیا ایسا کہنے میں کوئی حرج ہے؟ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ ایسا ہے جیسے کوئی بناوٹی کپڑے پہننے والا ہو“
(دھوکہ ہے، فریب کاری ہے)

۔۔۔ اللہ کا ذکر کرتے رہنا!

اے بہن! ہر وقت اللہ کا ذکر کرتی رہا کر! اللہ کے ذکر سے ہر مسلمان کیلئے بہت سے روحانی، شخصی، نفسی، جسمانی اور اجتماعی فائدے ہیں۔

کسی حالت اور کسی وقت میں بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہنا!
اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلص اور عقل مند بندوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ﴾ (پارہ نمبر: 4، سورہ آل عمران، آیت نمبر: 191)
وہ ”اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں“ یعنی ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

صحابیٰ رسول ﷺ جناب عبد اللہ بن بسر المازنی رضی اللہ عنہ

بیان کرتے ہیں کہ

[[أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَعْلَمُ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ وَأَتَشَبَّثُ بِهِ؟ قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ]] (ترمذی: 3375، ابن ماجہ: 3793)

کہ ایک آدمی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اسلام کے امور بہت ہو گئے ہیں تو مجھے کچھ مختصری چیز بتا دیں میں اسی پر عمل کرتا رہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: تیری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہنی چاہئے۔

■ بات کرنے میں فخر کرنا:

جب بھی کسی سے بات کرنا ہو تو غرور سے فجع کریں اور طرش لبھے میں گفتگونہ کرنا! یہ طریقہ اور یہ عادت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔

جیسا کہ ہادی امت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((إِنَّ مِنْ أَنْفَضِضُكُمْ إِلَيَّ وَأَنْبَعِدُكُمْ مِنِّي مَجِلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
الثَّرَاثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَهِّمُونَ))

قیامت کے دن تم میں سے سب سے ناپسندیدہ میرے نزدیک وہ ہو گے جو بہت باتوں، بے تکی، بناوٹی، اور فخری یہ تکبر کی باتیں کرنے والے ہوں گے۔ (ترمذی: 1642)

■ خاموشی اختیار کرنا:

اے میری بہن! آپکی ذات میں اللہ کے رسول ﷺ کی عادت مبارکہ کی جھلک ملنی چاہئے۔ خاموشی زیادہ اختیار کرنا، تفکر کرنا اور کم ہنسنا۔

جناب سماک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے
 جناب جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا آپ کا اللہ کے
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنا ہوا ہے؟ فرمایا: ”ہاں“
 [كَانَ طَوِيلُ الصَّمْتِ قَلِيلُ الضَّحْكِ وَكَانَ أَصْحَابُهُ
 يَذْكُرُونَ الشِّغْرَ وَأَشْيَاءَ مِنْ أُمُورِهِمْ فَيَضْحَكُونَ وَرُبَّمَا
 تَبَسَّمَ] بہت زیادہ خاموشی اختیار کرتے، کم ہنتے، آپ کے اصحاب
 کرام رض کبھی کوئی دلچسپ بات کیا کرتے تو ہنس لیا کرتے اور کبھی
 کھار مسکرا دیتے۔ (منhadīth 5/68)

اگر بات کرنا چاہو تو بڑے سلیقے اور نرمی سے، بھلائی اور خیرخواہی کی
 بات کریں! ورنہ خاموشی بہتر ہے۔ یہ بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ہی سبق دیا ہے، فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيَقُولْ خَيْرًا أَوْ
 لِيَضْمُنْ)) ”جو اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ خیر
 کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔“ (بخاری: 6018)

8۔ کسی کی بات کو کاٹ دینا:

بات کرنے والے کی بات کاٹنے سے رک جائیں! اور اگر کسی کو جواب دینے کا موقع ملے تو بڑے روکھے پن، اسکی ہتھ عزت یا اس کا مذاق اڑانے کے انداز میں جواب نہ دیں، ہر ایک کی بات بڑے ادب اور دھیان سے سینیں! اور اگر جواب دینا پڑے تو بڑی خوش اسلوبی اور نرم لمحے میں جواب دیں۔ خوشی اور نرمی کے انداز میں جواب دینے سے آپ کی شخصیت ایک اچھے انسان کی شخصیت کا مظہر ہو گی۔

9۔ بات کرنے میں کسی کی نقل اتارنا:

دوران گفتگو کسی کا مذاق اڑانے سے مکمل اجتناب کریں! کوئی بیچاری اگر بات صحیح نہیں کر سکتی، کسی کی زبان میں لکھت ہے یا کسی کی زبان میں روایت نہیں تو اسکی نقل اتارنے یا اس کا مذاق بنانے کی کوشش مت کریں: **اللَّهُرَبُ الْعَزَّةِ كَافِرَمَ** ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِّنْهُنَّ﴾

(پارہ: 26، سورۃ الحجرات، آیت نمبر: 11)

ترجمہ: اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑا سیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں، اور عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق نہ اڑا سیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ

..... بِحَسْبِ امْرِي وَمِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمُ))

(مسلم: 2564) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، نہ اس کو ذلیل کرتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے۔ کسی آدمی کے برا ہونے کی اتنی علامت کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

۔۔۔ تلاوت خاموشی سے سنیں!

جب قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہو تو اللہ سبحانہ، و تعالیٰ کے کلام کا ادب کرتے ہوئے ہر قسم کے بات سے رک جانا چاہئے!

جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا الْعَلْكُمْ

تُرْحَمُوْنَ﴾ (پارہ: 9، سورہ الاعراف: آیت نمبر: 204)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جا رہا ہو تو اس کی طرف کان لگا کر سنو! اور خاموش رہا کرو! امید ہے کہ تم پر رحمت ہو۔

۔ بات کرنے سے پہلے سوچیں!

بات کرنے سے پہلے اپنی بات کو سوچ لیں! ایسا نہ ہو کہ آپ کی زبان سے جلدی میں غلط اور قابل مواد خذہ بات نکل جائے، بلکہ کوشش کریں کہ زبان سے بڑی نرم، مناسب اور اچھی بات ہی نکلے۔

طرش، ٹیزی، الٹی سیدھی اور سخت بات نہ نکلنے پائے جو اللہ ﷺ کا مارکنگ کا موجب بن جائے۔

زبان کے کلمات کے بڑی اہمیت ہے، کتنے ہی ایسے انسان ہیں جنہوں نے اپنی زبان سے چند کلمات نکالے تو ان کے اور انکے معاشرے کیلئے مصیبت کا سبب بن گئے اور اسی طرح کتنی ہی ایسی باتیں ہیں جن کی ادائیگی سے انسان جنت کا حقدار بن گیا اور کتنی ہی ایسی ہیں جن کی

ادائیگی سے جہنم کے گڑھے میں جاگرا۔

صحابی رَسُول ﷺ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقَى لَهَا بِالْأَيْمَانِ يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقَى لَهَا بِالْأَيْمَانِ يَهُوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ))

(بخاری: 6478)

”بعض دفعہ انسان اللہ کی رضا مندی کی بات کرتا ہے جسکی اہمیت کا اسے احساس نہیں ہوتا لیکن اللہ مالک الملک اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ وہ اپنے منہ سے اللہ کی نار اُنگی کا ایسا کلمہ نکالتا ہے جسکے انعام کا تو اس کو علم نہیں ہوتا لیکن اسکی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔“

صحابی رَسُول ﷺ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

کیا میں تجھے تمام نیکیوں کی جڑ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: ہاں ضرور: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارکہ کو پکڑا اور فرمایا: اس کو روک کر (یعنی زبان کی حفاظت کرتے رہنا) میں نے عرض کیا:

((وَإِنَّا لَمُؤْخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ ثَيْلَتَكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذًا! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ الْسِّنَّتِهِمْ))
(ترمذی: 2616، ابن ماجہ: 3973)

اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنی باتوں کی وجہ سے پکڑے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہاری ماں تمہیں گم پائے زیادہ تر لوگ اپنی زبانوں کی وجہ سے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔“ 12۔ اپنی زبان نیکی کیلئے استعمال کریں!

اپنی زبان کا استعمال ضرور کریں! کیونکہ یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن ”امر بالمعروف اور نبھی عن المنکر“ کیلئے۔ نیکی کے کام کا حکم اور

برائی کے کام سے روکنے کیلئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿لَا خَيْرٌ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَحْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ بَصَدَقَةً أَوْ
مَعْرُوفِيْ فِيْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾

(پارہ: 5، سورۃ النساء، آیت نمبر: 114)

ترجمہ: لوگوں کی سرگوشیوں میں اکثر و پیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی مگر جس نے صدقہ کرنے کا حکم دیا یا ایک کام کرنے کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کا حکم دیا، تو ان چیزوں میں بھلائی اور فائدہ ہے۔ علم سیکھنا۔۔۔۔۔ میری مسلمان بہن!

13- علم سیکھنا ایک اچھا کام اور باعزت راستہ ہے۔

سیدہ شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

[[دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَآنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِيْ : أَلَا
تُعَلِّمِنَ هَذِهِ يَعْنِي حَفْصَةَ رُقْبَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِهَا الْكِتَابَةَ]]

(رواہ احمد: ابو داؤد: 3887)

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس

وقت میں اُمّ المُؤْمِنین خصہ رضی اللہ عنہما کے پاس تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”تو اسے زخموں پر پڑھنے کا دم کیوں نہیں سکھا دیتی جیسے تو نے اسے لکھنا (کتابت کرنا) سکھایا تھا۔“

■ علم دین کو سمجھنے، سمجھانے کیلئے سیکھیں:

علم سیکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کے پاس کوئی سُرُفیکیت ہی ہو جو کوئی عہدہ، اعلیٰ نوکری یا نام پیدا کرنے کیلئے حاصل کرنا لازمی سمجھا جاتا ہے، نہیں! بلکہ دین اسلام کو اسکے احکام کے ساتھ جانے کیلئے، قرآن کو بہتر سے بہتر طریقے سے پڑھنے کی معلومات ہونا اسلئے ضروری ہے کہ کم از کم اپنے رب کی عبادت مکمل بصیرت کے ساتھ کی جاسکے۔

اور تعلیم حاصل کرنے کا مطلب ہی یہی ہے کہ ایک عورت اپنی اور اپنی اولاد وغیرہ کی تربیت اس صحیح منیج کے مطابق کر سکے جو منیج اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اسی پر ان کے صحابہ کرام، تابعین عظام اور صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے سیدھی اور محفوظ راہ پانے کیلئے عمل کیا۔

5۔ کسی کم علم والے کامذاق نہ اڑائیں!

کسی ایسی بہن کامذاق نہ اڑائیں جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتی اور نہ ہی اپنے آپ کو علم میں بہتر اور دوسری کو کم تر سمجھیں بلکہ دوسری بہن کے ساتھ تواضع اور نرمی سے پیش آئیں، نرم اسلوب اختیار کرنا دوسروں کی نظروں میں عزت و وقار کو بلند کرنے میں آپ کا معاون ثابت ہو گا ورنہ آپ کا سخت رو یہ آپ کے علم کیلئے و بال بن جائے گا۔

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُصْرِفَ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّارِ))

(داری: 373، ابن ماجہ: 253)

انہوں نے ارشاد فرمایا: کہ جس نے علم اسلئے سیکھا کہ وہ بیوقوفی سے جھگڑا کرے یا علماء سے فخر کرے (برتری دکھانے کیلئے) اور لوگوں کا منہ پھیر دینے کیلئے وہ جہنم میں جائے گا۔

۔ گاہ سننا جائز نہیں: اے میری بہن! اپنی سماںت کو اپنے کانوں کو
گانے، موسیقی اور فخش باتوں سے پاک رکھ۔

گانا یہ زبان اور کانوں کی آفات میں سے بڑی آفت ہے اور موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی اکثریت اس آفت سے دوچار ہے جس کی وجہ سے دلوں کو پریشانی، بے چینی، افسردگی، شقاوت قلبی، اللہ کے ذکر سے اعراض، اس کی کتاب کی تلاوت کیلئے وقت نہ ملنے کی بنا پر دلوں میں سختی آچکی ہے، لوگوں سے علیحدگی اور نفرت زیادہ ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ایک بندے کے دل سے غیرت کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ علماء کرام کا فرمان ہے۔

کہ گانا بجانا، زنا کا پیش خیمه ہے، یہ بد کاری کا پیغام ہے، شیطان کی اذان ہے۔ گانا دلوں میں نفاق پیدا کرتا ہے، سوء خاتمہ اور بد انجامی کی طرف لے جاتا ہے، آخری لمحات زندگی کو بھلائی سے بیگانہ بنادیتا ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَسْتَرِئُ لَهُوَ الْخَدِيْثُ لَيُضْلِلُ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾

(پارہ: 21، سورہ لقمان: آیت نمبر: 6)

ترجمہ: اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغوباتوں کو مول لیتے ہیں تاکہ
اعلمی میں اللہ کی راہ سے لوگوں کو بہکائیں۔

صحابی رسول ﷺ جناب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں: ”لھو الحدیث“ کا مطلب ”گانا بجانا“ ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَكُونُنَّ مِنْ أُمَّتِيْنِ أَقْوَامٍ يَسْتَحْلُونَ الْحِرَمَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ
وَالْمَعَازِفَ)) (بخاری: 5590) میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے
جو بدکاری، ریشم، شراب اور ناق گانے کو حلال سمجھیں گے۔

اے بہن! گانے اور موسیقی کے قریب نہ جا۔

اپنا بھی وقت اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن میں لگالے!

ثواب بھی ہو گا اور دلی اطمینان و سکون بھی نصیب ہو گا۔



لباس

۔ اے بہن! باریک اور تنگ لباس نہ پہن!

آپ مسلمان ہیں آپ کا لباس ہمیشہ شریعت کے دائرہ میں ہونا چاہئے
نہ اتنا باریک ہو کہ جسم نمایاں ہو اور نہ ہی اتنا تنگ کہ اعضاء کی ہیئت
ظاہر ہو رہی ہو۔

۔ بغیر آستین لباس نہ پہنیں۔

سیلولیس اور کھلے گلے والی قیص اور کرتے جو گردن اور سینے کو نہ
ڈھانپ سکیں ان سے اجتناب کریں! ایسا نہ ہو کہ اٹھتے بیٹھتے یا سواری
پر سوار ہوتے اور اترتے وقت پر دہ ہٹ جانے کی وجہ سے جسم ظاہر
ہو جائے۔

ایک حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے
اس آدمی پر جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مردوں
جیسا لباس پہنتی ہے۔ (ابوداؤد: 4098)

اجتماعات

19- اے میری بہن! بری مجلس سے بچ جا:

اے بہن: اللہ تیری حفاظت فرمائے بری مجلسوں میں شرکت سے اپنے آپ کو دور رکھ۔ اور جتنی جلدی ممکن ہو سکتا ہے اچھی محفلوں اور اچھی علم جاننے والی، با اخلاق عورتوں کے اجتماعات میں شمولیت کرنے کی کوشش کر!

20- مجلس میں اللہ کا ذکر کرتی رہو:

جب آپ کسی مجلس میں اکیلی یا اپنی چند بہنوں کے ساتھ بیٹھی ہو تو اللہ کا ذکر کرنے سے غفلت نہ کرنا! اور کوشش بھی کرنا کہ زبان اللہ کے ذکر میں مشغول رہے! جب مجلس سے فارغ ہوں تو تیرے حصے میں بیٹھنے کا بھی ثواب لکھا جائے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةً))
جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اللہ کا ذکر نہ کرے، تو اس کا بیٹھنا اللہ کی

طرف سے اس کیلئے بوجھ بن جائے گا۔ یعنی اس کیلئے حضرت اور ندامت ہوگی۔ (ابوداؤد: 4856) اور پھر جب آپ مجلس ختم کرنے، مجلس برخواست کرنے کا ارادہ کریں تو یہ دعا پڑھنا نہ بھولیں!

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ“

(صحیح الترغیب والترہیب: 1516)

جب آپ یہ دعا پڑھیں گی تو مذکورہ مجلس میں جو لغو، بے معنی، فضول باتیں اور غلطیاں ہوں گی اللہ تعالیٰ سب لغزشوں اور غلطیوں کو معاف فرمادیں گے۔ یعنی یہ دعا آپ کی مجلس کا کفارہ بن جائے گی۔

2- دوسروں کی باتیں کرنے سے بچ جا!

اے میری بہن: اپنی مجلس کو غیبت، چغلی اور فضول باتوں سے پاک رکھنے کی عادت بنا! کیونکہ یہ انتہائی بری، اور ناپسندیدہ عادت ہے۔ اور ڈرتی رہو کہ کہیں اسکے برے انجام اور سزا کی پیش میں نہ آ جانا! ۔
اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ

لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾

(پارہ: 26، سورہ الحجرات: آیت نمبر: 12)

ترجمہ: تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تمہیں اس سے کراہت آئے گی۔

کسی کو مجلس میں مت ڈانٹیں!

کسی مجلس میں اگر کسی کی زبان سے نامناسب کلمات نکل جائیں یا کوئی غلطی ہو جائے تو آپ اس کی اصلاح ضرور کریں! لیکن وہیں لوگوں کے سامنے نہیں بلکہ مجلس کے اختتام پر موقع پا کر علیحدگی میں بڑی نزی کے ساتھ اسے سمجھا دینے میں آپ کا فرض بھی ادا ہو جائے گا اور اس کی اصلاح بھی ہو جائے گی۔

لوگوں کے سامنے غلطی باتانے میں یا ڈانٹنے سے ہو سکتا ہے آپ کی بہن اپنے لئے ہنگ سمجھے اور دوسری مرتبہ شاید آپ کی مجلس میں نہ آئے۔

کتب خانہ/لامبریری

23- گھر میں ایک کتب خانہ بنالیں!

اے بہن!

کوشش یہ کریں کہ گھر کے ایک کونے یا گھر میں کسی مناسب جگہ پر ایک لامبریری بنالی جائے جس میں چند ایسی مفید کتابیں موجود ہوں جس سے آپ اور آپ کے گھروالے سب فائدہ اٹھائیں۔

24- مخرب اخلاق لٹریچر پر پابندی لگادیں:

اپنا قیمتی وقت صائم کرنے سے گریز کریں! نامناسب باتوں، غیرمفید رسالوں، میگر یہ نہ اور لٹریچر جس میں اخلاق کو بگاڑنے والی باتیں ہوں ان کو پڑھنے اور دیکھنے میں وقت صائم نہ کریں:

بلکہ ایسی چیزوں پر گھر میں لانے کی پوری پابندی لگادیں کہ ایسی چیزوں گھر میں نہ لائی جائیں۔ اگر آئیں گی تو انہیں دیکھا بھی جائے گا اور پڑھا بھی جائے گا۔ نہ گھر آئیں گی نہ ان کو دیکھنے کا موقع ملے گا۔

25۔ سیرت صحابیات کا مطالعہ لازم کریں:

بہتر ہے کہ آپ کے نبیل اور آپ کی لاپتہ ریسی میں مختلف موضوع پر ایسی کتب ہوں جو ہر عورت اور ہر بچہ پڑھ سکے۔ آسان فہم کتابیں ہوں جیسے تفسیر ابن کثیر، سیرت ابن ہشام، کتاب التوحید، عقیدہ و اسطیہ، ریاض الصالحین وغیرہ جس سے ہر ایک اپنے عقیدے، اپنے دین، اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، صحابہ کرام کے شب و روز، بچوں کی تربیت، والدین کے حقوق، گھروں کے حقوق، روز مرہ پیش آنے والے مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اپنے علم و عمل میں اضافہ کر سکے۔

یہ اسی وقت چیزیں حاصل ہوں گے جب گھر سے ایسی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ گھر میں بیٹھے وقت بھی ضائع نہ ہوگا اور علم کا خزانہ بھی مل جائے گا۔

26۔ کسی مفید نئے لشیخ پر کا علم ہو جانا:

جب آپ کوئی مفید پمپلٹ یا اصلاح معاشرہ کی کتاب کا علم ہو جائے تو

فوراً اپنی لاپریری میں اس کا اضافہ کریں اور اپنی دوسری بہنوں کو خریدنے اور مطالعہ کی ترغیب دیں۔

اور اگر آپ کو کسی ایسی کتاب کا علم ہو جائے جو اخلاق کو خراب کرنے والی ہو، تو اسکے متعلق بھی آپ اپنی بہنوں کو ضرور مطلع کریں تاکہ وہ غلطی سے بھی ایسی کتاب نہ خریدیں جس سے سب کا ایمان خراب ہو۔

27۔ مطالعہ میں مصروف رہنا انتہائی ضروری ہے۔

اے میرے بہن!

کوشش کر! ہر لمحہ کو قیمتی بنایا جائے اور وقت ضائع کرنے کی بجائے علم و معرفت میں گزارہ جائے۔



گھر سے باہر نکلنا

۔ بغیر ضرورت گھر سے مت نکلیں: 28

کوشش کرائے بہن! کہ گھر سے نکلنا نہ ہو! ہاں اگر کوئی ضروری کام پڑ جائے اور باہر جانا ضروری ہو تو گھر والوں کے مشورہ کے بعد بہت ہی مختصر وقت کیلئے جس میں کام مکمل ہو جائے، نکلنے کی اجازت ہے۔ ضرورت سے زیادہ باہر رہنا مناسب نہیں۔

۔ خوبیوں کا کرمت نکلیں: 29

اگر آپ کو باہر نکلنا پڑے تو خوبیوں اور زیب وزینت کرنے سے مکمل احتساب کریں تاکہ لوگوں کی نظر میں آپ کی طرف نہ ٹھیس، جناب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا اسْتَغْطَرِتِ الْمَرْأَةُ فَخَرَجَتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَسْجُدُوا إِرْيَحَهَا فَهِيَ كَذَا وَ كَذَا)) (ابوداؤد: 4173، نسائی: 5126)

جب کوئی عورت خوبصورت لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے کہ وہ اسکی خوبصورت پائیں تو وہ عورت ایسی ہے ایسی ہے،

یعنی وہ عورت بدکار ہے، زانیہ ہے۔

عزت داغدار ہونے سے بچنے کیلئے بہتر ہے کہ آپ اپنا پورا جسم ڈھانپ کر نکلیں، نہ چلنے میں آواز آئے اور نہ گزرنے سے خوبصورت آئے۔

۔۔۔۔۔ ادھر ادھر بغیر ضرورت مت دیکھیں:

اے بہن: جب آپ چل رہی ہوں، گلی، محلہ، بازار وغیرہ میں ہوں تو نظر میں گھما کر دیکھنے اور ادھر ادھر بغیر ضرورت جھانکنے سے اجتناب کریں۔ نظروں کا ادھر ادھر الجھ جانا خطرے سے خالی نہیں۔

اور جب آپ اپنی مطلوبہ چیز خریدنے لگیں تو دو کاندار سے زیادہ باتوں میں مشغول نہ ہوں۔ زیادہ باتیں کرنے سے بیمار دلوں سے قتنہ بھڑ کنے کا امکان ہوتا ہے۔

۔۔۔۔۔ برائی کو اچھانہ سمجھیں:

جب آپ گھر سے باہر، بازار میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھیں تو اس پر

آپ کی طرف سے کراہت کا اظہار ہونا لازمی ہے اگر زبان سے نہیں تو کم از کم دل سے غصہ، ناپسندیدگی اور برائی کا احساس تو ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَعْضُهُمْ أَوْلَيَاءُ بَعْضٍ

يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾

(پارہ: 10، سورۃ التوبۃ: آیت نمبر: 71)

مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے (معاون و مددگار) دوست ہیں وہ بھلائیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

32 - باہر گھوٹے رہنے کی عادت اچھی نہیں:

بعض عورتوں نے گھر سے باہر نکلنا اپنا مشغله بنالیا ہوا ہے گھر سے باہر نکلتی ہیں اور گھر کی خبر نہیں ہوتی ایسی عورتوں سے خیر کی توقع نہیں رکھی جاسکتی۔ وقت ضائع ہونے کے علاوہ فتنہ کے امکانات سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔

میں تو اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ آپ کا نام اس قسم کی عورتوں میں شامل

نہ ہو کیونکہ یہ عادت بہت ہی ناپسندیدہ ہے۔

۔۔۔ جس چیز کی ضرورت ہو وہی خریدنا:

جب آپ اپنے گھروالوں کے ساتھ یا اپنے خاوند کے ساتھ باہر کوئی چیز خریدنے کیلئے نکلیں تو جس چیز کی ضرورت ہو وہی خریدیں یہ نہ ہو کہ آپ اپنے گھر کو سپر مارکیٹ کی شاخ یا اسٹور سمجھتے ہوئے پوری مارکیٹ ہی لا کر گھر بھر دیں۔

یہ انتہائی ناپسندیدہ اور بری عادت ہے کہ جب مارکیٹ کا چکر لگتا ہے تو جو چیز ہاتھ لگے اسے خرید لیا جائے خواہ اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔ یہ فضول خرچی کی ایک قسم ہے۔

جسے اللہ رب العزت بھی پسند نہیں کرتے۔

اللہ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

دعا

۔ اے میری بہن! جو مانگنا ہے اللہ سے مانگ:

اے بہن! آپ کمزور ہیں، محتاج ہیں، فقیر ہیں ہمیشہ اللہ کے سامنے اپنے دست دعا بلند کرتی رہا کر! اسی سے معافی کی التجاء کرتی رہا کر، صحت و تدرستی خیر و عافیت، دنیا اور آخرت کی بہتری اسی سے طلب کرتی رہا کر! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ رَبَّكُمْ حَسِيّْ ۝ كَرِيْمٌ يَسْتَخِيْي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدُّهُمَا صِفْرًا)) (ابن ماجہ: 3117) ترجمہ: آپ کا رب حیادار ہے۔ وہ حیا کرتا ہے کہ جب بندہ اس کے سامنے اپنے ہاتھ اٹھائے تو وہ انہیں خالی واپس لوٹا دے۔ اللہ علیٰ یعنی وہ خالی واپس نہیں لوٹاتا۔

دعا کی قبولیت کیلئے جلدی نہیں کرنی چاہئے! کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّىٰ يَتَذَوَّلٌ إِبْطُهُ يَسْأَلُ اللَّهَ مَسَأَلَةً إِلَّا

أَتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا مَالَمْ يَعْجِلُ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَكَيْفَ عَجَلْتَهُ
 قَالَ: يَقُولُ فَدَسَالْتُ وَسَالْتُ وَلَمْ أُغْطَ شَيْئًا) (ترمذی: 3969)

کوئی بندہ بھی اللہ کے سامنے اپنے ہاتھ ایسے نہیں اٹھاتا کہ اس کی بغلیں
 بھی ظاہر ہو رہی ہوں اور وہ اللہ سے کوئی سوال کر رہا ہو مگر اللہ اسے
 ضرور عطا کر دیتے ہیں لیکن جو جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام نے
 پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ جلدی کیسے کرتا ہے۔ فرمایا: وہ کہتا ہے کہ
 میں نے اللہ سے مانگا ہے، اللہ سے مانگ رہا ہوں لیکن کچھ نہیں ملا۔
 اللہ تعالیٰ ہی دعا کو قبول کرتے ہیں لیکن جلدی نہیں کرنی چاہئے!

دعا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ:

اپنی دعا اللہ کی حمد اس کی تعریف اور اللہ کے رسول پر درود وسلام پڑھ کر
 شروع کریں اور جب اس کا اختتام کریں تو تب بھی اسی طرح حمد و شاء
 اور درود شریف پڑھیں۔ جب بھی اللہ سے کچھ چاہئے تو صدقی دل اور
 پوری توجہ سے اللہ سے مانگیں! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: ((أَذْعُو اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُؤْقَنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا

یَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ (ترمذی: 3479)
 اللہ تعالیٰ سے دعا اس طرح کیا کرو کہ تم اس کے قبول ہونے
 کا یقین رکھتے ہو، اور یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ غافل دل والے کی دعا قبول
 نہیں کرتے۔

گناہ اور قطع رحمی کی دعا سے ہمیشہ بچتی رہنا!
 اگر دعا کی قبولیت کے آثار نظر نہ آرہے ہوں تو مایوس ہونے کی
 ضرورت نہیں اللہ سبحانہ تعالیٰ اسی دعا کو تیرے لئے آخرت میں (عطای
 کرنے کیلئے) ذخیرہ کر دیں گے یا پھر اسی دنیا میں آپ کے گناہوں
 کے کفارے یا کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دینے کا سبب بنادیں گے۔

35۔ اللہ کی قربت حاصل کرنا:

فرائض، نوافل اور ذکر الہی اور نیکی کی دعوت دے کر اللہ کی قربت
 حاصل کرنے کی جدوجہد میں لگی رہو! اللہ کے ہاں اجر عظیم، ثواب کثیر
 اور اعلیٰ درجات سے نوازی جاؤ گی۔

اللہ کریم تمہیں اپنے ایسے نیک بندوں کی صفت میں شامل کرے گا

جن کونہ اس دنیا میں کسی کا خوف ہوگا اور نہ آخرت میں کوئی پریشانی
جن کی دعائیں قبول کرتا، جن کی پریشانیوں اور غمتوں کو دور کرتا اور جن
کے دل اطمینان و سکون اور راحت سے بھر دیتا ہے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمۃ المحدث (بخاری: 6502): اللہ خالق کائنات کا فرمان ہے:
جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان
جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے
اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض
کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکاۃ)
اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نقل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا
نzdیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔

پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن
جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے،
اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے،

اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے،
 اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور
 اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں،
 اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے
 تو اسے محفوظ رکھتا ہوں۔

— دیندار سے تعلقات بڑھائیں:

اے میری بہن! جب تو ایسی عورت کو دیکھے جو دین کی پابند اور رب کا
 حکم مانے والی ہے تو اس سے تعلقات بڑھا، اس سے محبت کا اظہار
 کر، اسے اپنی دوست بنالے کیونکہ اللہ کیلئے محبت کرنے کے بہت
 فوائد ہیں اور اس کے علاوہ اللہ کا تقرب بھی حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ
 اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللَّهُ عَزَّوَ جَلَّ: الْمُتَحَابُونَ فِي جَلَالِي، لَهُمْ مَنَابُرُ مِنْ نُورٍ
 يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ)) (ترمذی: 2390)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری تعظیم کیلئے جو آپس میں محبت کرتے ہیں

ان کیلئے نور کے منبر ہوں گے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔

37۔ اپنے وقت کی قدر کریں:

اے بہن! اگر آپ اپنے وقت کی صحیح طریقہ سے تقسیم نہ کرے گی تو وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اگر تو طالبہ ہے یا گھریلو عورت، کچھ بھی ہو، تجھے اپنے وقت کا اہتمام کرنا ہی ہوگا، قرآن پڑھنا ہے، حدیث کی معلومات لینی ہیں، اپنے اسکول یا مدرسہ کے دروس یاد کرنے، گھر کے کام کا ج، عزیز و اقارب، والدین، خاوند کی خدمت اور لیل و نہار کے اذکار کیلئے بھی وقت نکالنا ہے۔ اگر وقت کو صحیح استعمال نہ کیا تو پھر وقت کے ضائع ہونے میں تو کوئی شک نہیں لیکن تمہیں سوائے حسرت و ندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

38۔ رزق اور عمر میں برکت کا سبب:

اپنے رشتہ داروں کے ہاں آنے جانے میں برکت ہے۔ انکی زیارت کرنا عمر میں زیادتی کا اور رزق میں برکت کا سبب ہوتا ہے آپ کو چاہئے کہ اپنے اقرباء اور رشتہ داروں کی زیارت کو فائدہ مند بنائیں، بھلائی

کی باتوں کی تلقین کریں، ناپسندیدہ اور اخلاق رذیلہ والی باتوں سے خود بھی گریز کریں اور اقرباء کو بھی پوچھنے کی تلقین کریں۔ بلکہ حال و احوال پوچھنے کی مجلس میں ہی انہیں ان فتنہ میں ڈالنے والی چیزوں کے انجام سے مطلع کر دیں۔ آپ کا اپنے عزیز و اقارب کی زیارت کرنا خیر و برکات کے نزول و حصول کا سبب بن جاتا ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسْتَطَلَّ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَنْرِهِ فَلَيُصِلْ رَحْمَةً)) جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں فراغی ہو اور اس کی عمر دراز کی جائے وہ صدر حجی کیا کرے۔ (بخاری: 5985)

— گناہ پر فخر نہ کریں: 39

تمہیں اللہ کے احکام کی کثرت مخالفت اور ان میں سستی گناہ کرنے کا عادی اور مغروہ نہ بنا دے۔ کوئی وقت آئے گا کہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا غصے سے اپنے ہاتھ کاٹ کر کھائے گا۔ اور مومن اپنی نجات پر خوشی کے اظہار سے اپنا ہاتھ لہر ار ہا ہو گا۔

قرآن کریم میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِنَّمَا مَنْ أُوتَى كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَأُوْمُ اقْرَأُوا كِتَابِيَهُ
إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَّهُ﴾

(پارہ: 29، سورۃ الحاقۃ: آیات 19، 20)

ترجمہ: جسے اس کا نامہ اعمال اسکے دامیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ یہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو! مجھے تو یقین کامل تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔ لیکن جس نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہو گا، وہ اسوقت کی سختی اور ہولنا کیوں کو دیکھ کر کچھ نہ کر سکے گا، مساوا اس کے کہ وہ کہے گا کہ کاش! میں اللہ اور اس کے رسول کی بات کو مان لیتا اور مجھے ایسا انجام دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۰۔ اپنے دل میں رحم اور نرمی پیدا کریں!

صحابیَّ رسول ﷺ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَنْمِشِي بِطَرِيقٍ إِشْتَدَ عَلَيْهِ الْعَطَشُ)) الحدیث

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک شخص راستے میں چل رہا تھا کہ اسے شدت کی پیاس لگی اسے ایک کنوں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتاب دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا اس شخص نے کہا کہ یہ کتاب بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہو رہا ہے جتنا میں تھا چنانچہ وہ پھر کنوں میں اتر اور اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اسکے اس عمل کو پسند فرمایا اور اس کی مغفرت کر دی۔

صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تمہیں ہر تازہ کلیجے والے پر نیکی کرنے میں ثواب ملتا ہے۔ (بخاری: 6009)
صحابی رسول ﷺ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَذَّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا، حَتَّىٰ مَاتَتْ جُوْعًا فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ) (بخاری: 2365) کہ ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے

عذاب ہوا، جسے اس نے اتنی دیر باندھے رکھا کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی۔ اور عورت اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی۔

اے میری بہن! ہر ایک چھوٹے اور بڑے پر رحم کر! حتیٰ کہ جانوروں کے ساتھ بھی۔ جیسا کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ)) جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

41- غیر اسلامی اعلانات سے متأثر نہ ہوں!

ہر روز نئے سے نئے اعلانات اور اشتہارات جو ہر طرف سے عورتوں کو نئی ثقاافت اور روشن خیالی کا نام دیکر فتنے میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں ان سے متأثر مت ہونا!

ایک مسلمان شریف انفس عورت کو اسکی پا کیزگی، پرده اور حیاء کی حدود سے نکالنے کیلئے مختلف وسائل استعمال کئے جا رہے ہیں جن سے خود بچنا اور دوسرا بہنوں کو بچانا آپکا کام ہے کہ کہیں غیروں کی تو کیا اپنوں کی ہی باتوں میں آکر روشن خیالی کے جال میں نہ پھنس جائیں، ورنہ عزت حفاظ رہنے کا بھی یقین نہیں اور گناہ سے بچنے کی بھی امید نہیں۔

۔ اپنے دین کو مضبوطی سے تھامی رہو!

اللَّهُرَبُ الْعَزْتُ كافرمان ہے: ﴿وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (پارہ: 4، سورہ آل عمران: آیت نمبر: 139)

ترجمہ: تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایمان دار ہو تو۔

اگر آپ اپنے دین پر مضبوطی سے عمل کرتی رہیں گی، سستی اور کمزوری نہ دکھائیں گی تو اللہ رب العزت بھی آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔ آپ دین اسلام کے احکام کو پھیلانے میں شرم نہ کریں، جہاں اس کی توہین یا اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہو وہاں بھی اس کے دفاع میں پیچھے نہ ہیں! اپنے عقیدے کو تھامے ہوئے اپنے دین پر ڈھنی رہیں۔

۔ ثقافت اسلامیہ کو اپنی غذابنا لیں۔

دینی کیشیں، اسلامی تقریریں اجتماعی دینی دروس اور مفید اسلامی محفلیں آپ اپنی غذابنا لیں اور مفید دینی رسائلے اور اخبارات کا مطالعہ کرتی رہا کریں۔ جن سے آپ کے علم میں اضافہ ہوتا ہو۔

۔ اچھے اخلاق کو اپنی عادت بنالیں!

گھر میں، اسکول و کالج میں، ہر مھفل میں، عزیز و اقارب، دوستوں اور پڑوسیوں میں علم نافع، بھلائی، اخلاق حسنہ اور عادات جمیلہ کو عام کرنے کی کوشش کریں۔

55۔ گھر کے کام کاج میں شرم محسوس نہ کریں:

کوشش کریں کہ گھر کے کام کاج میں اپنے گھر والوں کا ہاتھ بٹائیں، اس میں خیر بھی ہے اور انگی خدمت بھی، جس کے صد میں آپ کو نیک دعا تیں ملیں گی اور اس میں ایک ایسی ٹریننگ بھی ہے جو انشاء اللہ مستقبل کی زندگی کو کامیاب بنادے گی۔ فارغ بیٹھنے، سستی کرنے یا مدرسہ کے ہوم ورک کے نام سے ہر وقت گھر کے کام کاج سے اعراض کرنا یہ عادت اچھی بھی نہیں اور مزید آپ کو سوت بنادے گی۔

46۔ ہر وقت ہشاش بشاش اور مسکراتے رہیں!

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((بِسْمِكَ فِيْ وَجْهِ أَخْيَلَكَ لَكَ صَدَقَةً)) (ترمذی: 1594)

اپنے بھائی کے سامنے تبسم کرنا بھی آپ کیلئے صدقہ ہے۔

ہشاش بشاش رہنے اور مسکراتے چہرے میں نہ آپ کا کچھ بڑے گا اور نہ ہی کچھ خرچ کرنا پڑے گا، بلکہ اسی وقت میں آپ اپنی بہنوں اور مجلس میں بیٹھی دوستوں کو اپنی طرف متوجہ بھی کر سکیں گی اور بات بھی با اثر رہے گی، اسی طرح اس میں عزت بھی ہے اور اجر و ثواب بھی۔

47- نہ غصہ کریں، نہ غصہ دلائیں!

صحابیَ رسول ﷺ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدسہ میں حاضر ہوا اور کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے! فرمایا: لا تَغْضَبْ:

غصہ نہ کیا کرو! اس سوال کو اس آدمی نے کئی دفعہ دہرا�ا تو پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی نصیحت فرمائی: کہ لا تَغْضَبْ: **غصہ نہ کیا کرو!** (بخاری: 6116)

اور میری بہن! آپ جانتی ہیں کہ یہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا

ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے،
 الہذا: جب کسی کو غصہ آئے تو وضو کر لیا کرے۔ (احمد)
 تو اے میری بہن! دوسروں کی غلطیوں اور گستاخیوں کو معاف کرنے کی
 عادت بنالے، تو تیرا کردار حلبی سے مزین ہو جائے گا۔

48۔ کفار کی عادات نہ اپنا کیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) جو کسی کی مشاہدہ کرتا ہے وہ انہیں
 میں سے ہوتا ہے۔ (ابوداؤد: 4031)

کفار کی تقلید کرنے سے بچ جائیں! انکی عادات خصوصاً کھانے پینے
 لباس وغیرہ کے طریقے اپنانے سے اجتناب کریں۔

49۔ نماز میں تاخیر نہ کریں:

بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو نماز کے بارے میں سستی کرتی ہوئے اسے
 لیٹ کر دیتی ہیں گھر کے کام کا ج یا فضول باقتوں میں مشغولیت کی بناء پر
 خصوصاً شادیوں، ولیموں کی محفلوں میں بہت ہی غفلت کر دیتی ہیں۔

(نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ) میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ آپ ان جیسی ہو جائیں جبکہ آپ سب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان کو پڑھتی ہیں:

﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾

(پارہ نمبر: 30، سورۃ الماعون: آیت نمبر: 4، 5)

ہلاکت ہے ان مصلیوں، ان نمازوں کیلئے جو اپنی نمازوں میں سستی کر جاتے ہیں: یعنی نمازوں میں تاخیر کر جاتے ہیں کہ نماز کا وقت بھی نکل جاتا ہے۔

■ نفیخ کا تزکیہ ہونا لازمی ہے:

نفیخ کے تزکیہ کیلئے بہترین ذریعہ روزہ ہے جس کی اہمیت بھی بہت ہے اور اس کا اجر بھی بہت۔ انسان کے تزکیہ نفیخ اور اصلاح قلب کیلئے ان کا بہت بڑا کردار ہے۔

کتنا ہی بہتر ہو کہ آپ نفلی روزوں کو جیسے شوال کے چھا اور ہر مہینہ میں تین روزے ہیں، اپنی عادت میں شامل کر لیں۔

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
1	پھول مقدمہ	3
2	زیادہ باتیں کرنا	16
2	قرآن کی تلاوت کرنا	17
3	جو سنا وہ بیان کرنا	18
4	بڑائی بیان کرنا	18
5	اللہ کا ذکر کرنا	19
6	بات کرنے میں غیر کرنا	21
7	خاموشی اختیار کرنا	21
8	کسی کی بات کو کاشنا	23
9	کسی کی نقل اتارنا	23
10	تلاوت کلام پاک سننا	24
11	بات کرنے سے پہلے سوچنا	25

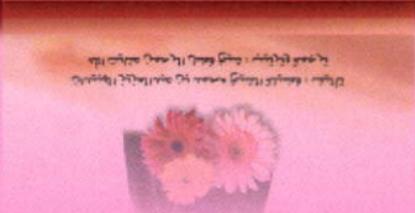
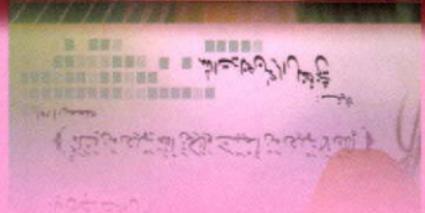
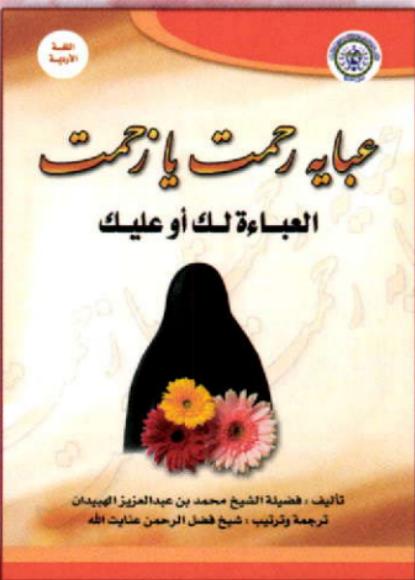
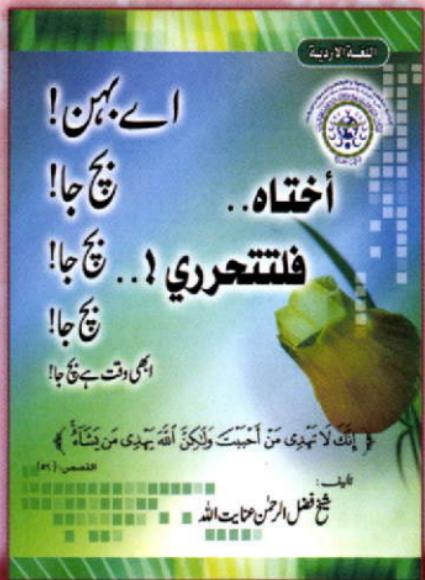
نمبر	عنوان	صفحہ
12	زبان کا استعمال کرنا.....	27
13	علم سیکھنا اور سکھانا.....	28
14	علم سیکھنے کا مقصد.....	29
15	کم علم والی کامداق اڑانا.....	30
16	خش کلام سننا.....	31
17	باریک اور ٹنگ لباس پہننا.....	33
18	مردوں جیسا لباس پہننا.....	33
19	بری مجالس میں شرکت کرنا.....	34
20	مجلس میں اللہ کا ذکر کرنا.....	34
21	غیبت اور چغلی کرنا.....	35
22	مجلس میں ہی کسی کو ڈاٹنا.....	36
23	گھر میں کتب خانہ ہونا.....	37
24	خرب اخلاق لشی پر کا ہونا.....	37
25	سیرت صحابیات کا مطالعہ کرنا.....	38

نمبر	عنوان	صفحہ
26	مفید لشیقہ کا علم ہو جانا.....	38
27	مطالعہ میں مصروف ہونا.....	39
28	بغیر ضرورت گھر سے نکلنا.....	40
29	خوبصورگا کر نکلنا.....	40
30	بغیر ضرورت جھانکنا.....	41
31	برائی کو اچھا سمجھنا.....	41
32	باہر گھومنے کو عادت بنالینا.....	42
33	بغیر ضرورت چیز خریدنا.....	43
34	دعا اللہ سے مانگنا.....	44
35	اللہ تعالیٰ کی قربت پانا.....	46
36	دیندار سے تعلق بنانا.....	48
37	وقت کی قدر کرنا.....	49
38	رزق اور عمر میں برکت ہونا.....	49
39	گناہ پر فخر کرنا.....	50

نمبر	عنوان	صفحہ
40	دل میں فرمی پیدا کرنا.....	51
41	غیر اسلامی اعلانات سے متاثر ہونا.....	53
42	دین کو مضبوطی سے تھامنا.....	54
43	شفافت اسلامیہ کو اپنانا.....	54
44	اچھے اخلاق کی عادت اپنانا.....	54
45	گھر کا کام کا ج کرنا.....	55
46	ہشائش بٹاٹ رہنا.....	55
47	غصہ کرنا اور غصہ دلانا.....	56
48	کفار کی عادات اپنانا.....	57
49	نماز میں تاخیر کرنا.....	57
50	نفس کا ترکیہ ہونا.....	58
	فہرست.....	59



من إصداراتنا باللغة الأردنية



الملائكة العربية السعودية - جدة - كيلو (١٢) طريق مكة القديم - هاتف: ٦٢٠٠٥٦٦٢٠٠٥ - فاكس: ٦٢٤٠٣٩٨
من ب. ١٠٢٢٧ - الرمز البريدي: ٢١٢٢١ - هاتف القسم النسائي: ٦٢٤٤٤٤٢
حساب المكتب: ٣٢٨٦٠٨٠١٠٠٢٤٠٠٧ - مصرف الراجحي